

## حضرت مولانا سید عبدالاحد آغا "الدلیلی" کے خدمات و تعلیمات

## Services and Teachings of Molana Syed Abdul Ahad Agha

[Al-Dalili]

\*ڈاکٹر سید یحیٰ آغا

\*\* لیمہ محمود

## Abstract

Human service professionals and those who educate them to promote and encourage the unique values and characteristics of human services. In so doing, human service professionals uphold the integrity and ethics of the profession. The fundamental values of the human services profession include respecting the dignity and welfare of all people; promoting self-determination; honoring cultural diversity; advocating for social justice; and acting with integrity, honesty, genuineness and objectivity.

Human service professionals consider these standards in ethical and professional decision making. Ethical-decision making processes should be employed to assure careful choices. The ethical standards are organized in sections around those persons to whom ethical practice should be applied. In this paper will discuss about the Services and Teachings of Molana syed Abdul Ahad Agha.

**Keywords:** Syed Abdul Ahad Agha, Tasa'wuf (Mysticism), Masoomiyah, Purification.

\* اسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، سریاب روڈ، کوئٹہ

\*\* شعبہ اسلامیات، سردار بہادر خان و بیکن یونیورسٹی، کوئٹہ

برصغیر پاک و ہند کے دوسرے حصوں کی طرح بلوچستان میں بھی اسلامی تعلیمات کی اشاعت، خلق خدا کو تعلیمات نبوی ﷺ سے آراستہ کرنے اور ان کی روحانی آبیاری کا سہرا علماء اور صوفیائے کرام کے سر ہے۔ اہل بلوچستان نے علماء کرام اور صوفیاء کرام کی تعلیمات سے کما حقہ اکتساب فیض کیا ہے جس کا اندازہ اس سرزمین کے مدارس، علمائے کرام، خانقاہوں اور صوفیائے عظام کے علمی و روحانی اثرات سے بخوبی کیا جاسکتا ہے۔

بلوچستان میں تعلیم و تعلم، علم و عرفان اور شعور و آگاہی کی روشنی بہت دیر سے پہنچی۔ اگرچہ اس خطے میں اسلام کی آمد ابتدائی دور میں ہی ہو گئی تھی، لیکن اقدار و روایات قبائلی مضابطوں کے مطابق ہی متعین ہوا کرتی تھی۔ سرزمین بلوچستان پر بین القباہلی بھگڑوں، ضعیف الاعتقادی، بے پناہ توہمات اور دوسری بہت سی رسوم کے ڈیرے لگے ہوئے تھے۔ اس صورت حال کو تبدیل کرنے میں یقیناً علماء عظام و صوفیاء کرام کا بے پناہ کردار ہے۔ علماء و صوفیاء کے حلقوں میں سے کوئٹہ بلوچستان کے ایک نامور شخصیت حضرت مولانا سید عبدالاحد آغا الدلیلی نقشبندی معصومی مدظلہ العالی ہیں، جن کے خدمات و تعلیمات کا تذکرہ کرنا اس مقالے میں مقصود ہے۔

## تعارف:

حضرت مولانا سید عبدالاحد آغا ہیں 1939ء میں ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ سادات سید ہنی ابن سید محمد حمزہ گیسو دراز کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت ہنی کی اولاد تو زیادہ تر افغانستان میں آباد ہیں مگر کچھ پاکستان کے طول و عرض میں بھی آباد ہوئے، من جملہ ان میں سے کچھ ہستیاں کوئٹہ اور اس کے تحصیل کچلاک میں کافی طویل عرصہ سے رہائش پزیر ہیں<sup>1</sup>۔ آپ کے خاندان میں بڑے اہل علم اور اہل اللہ ہستیاں گزری ہیں، جن میں سلسلہ نقشبندیہ کے شیخ المشائخ مفسر قرآن حضرت مولانا محمد یعقوب چرنی، حضرت مولانا سید محمد یار آتش نفس اور مصنف حرز موسوی حضرت مولانا سید محمد موسیٰ صاحبزادہ جیسے نامور اہل اللہ شامل ہیں۔

## تعلیم و تربیت:

حضرت مولانا سید عبدالاحد آغانے اہل علم اور اہل اللہ خانوادے میں آنکھ کھولی چنانچہ آپ کی تربیت بھی اسی منہج پر ہوئی۔ آپ نے حصول علم کی خاطر پاکستان و افغانستان کے طول و عرض کے اسفار کئے۔ آپ کے علمی استعداد کا یہ عالم تھا کہ صرف چند سال میں

تمام بڑے کتب فنون از قبیل صرف، نحو، منطق، فقہ، عقائد، علم کلام، ریاضی، فلکیات وغیرہ از بر کئے۔ علمی مباحث میں دلیل کی بنیاد پر بات کرتے اسی وجہ سے "دلیلی" کے نام سے مشہور ہوئے، اور یہی بعد میں آپ کا تخلص رہا۔ علمی شوق کا یہ عالم تھا کہ بعض کتابیں دو دو، تین تین بار بھی پڑھی ہیں۔ دورہ حدیث سے پہلے آپ نے فنون کے تقریباً تمام کتب کی تدریس بھی کی۔ دورہ حدیث پڑھنے کا جب ارادہ کیا تو ذاتی شوق یہ تھا کہ صوبہ سرحد موجودہ خیبر پختونخوا جا کر دورہ حدیث پڑھ لے کیونکہ اس وقت صوبہ سرحد خصوصاً اکوڑہ جنٹک کا ملک بھر میں علمی اعتبار سے اپنا ایک ممتاز مقام تھا چنانچہ آپ نے 1395ھ بمطابق 1974/1975ء میں مناظر اسلام حضرت مولانا احمد اللہ جان سے جامعہ مظہر العلوم ڈاکی ضلع صوابی میں تفسیر قرآن کریم و مناظرہ پڑھا اور 1975ء ہی میں جامعہ اکوڑہ جنٹک سے دورہ حدیث مکمل کیا<sup>2</sup>۔

### خدمات:

مولانا سید عبدالاحد آغا کا مدرسہ و خانقاہ کوئٹہ شہر سے متصل سپینی روڈ خلجی آباد میں "جامعہ راحت القلوب و خانقاہ یعقوبیہ"<sup>3</sup> سے مشہور و معروف ہے۔ آپ علم ظاہر و باطن کے باکمال شخصیت ہیں اور ہزاروں کے تعداد میں تشنگان علوم ظاہرہ و باطنہ کو سیراب کرتے رہے ہیں۔ مولانا سید عبدالاحد آغا کے دینی خدمات کا سلسلہ زمانہ طالب علمی سے ہی جاری ہے۔ ہزاروں تشنگان علم کے پیاس بجائے چلے آ رہے ہیں ساتھ ہی سلسلہ طریقت کو جاری رکھتے ہوئے مخلوق خدا کے روحانی تربیت کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ 8 ذی الحجہ 1428ھ بمطابق 8 دسمبر 2007ء کو خلجی آباد بروری کوئٹہ میں جامعہ راحت القلوب و خانقاہ یعقوبیہ کی داغ بیل ڈالی جہاں علم ظاہر و باطن، شریعت و طریقت کے تشنگان کے افادے کے لئے موقع و مقام فرہم کیا۔ جامعہ مذکورہ سے سامان امور شرعیہ کو فقہ حنفی کے روشنی میں فتویٰ بھی جاری کیئے جاتے ہیں اور اب تک متعدد دقیق مسائل کے حل کے لیے مشفق علیہ فتویٰ جاری کیئے گئے ہیں جنہیں بعد میں کتابی صورت میں شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ خانقاہ مذکورہ میں نہ صرف ذکر و اذکار یا بیعت کا سلسلہ جاری رہتا ہے، بلکہ حضرت شیخ اپنے مریدوں کے اصلاح کے لئے باقاعدہ درس بھی دیتے ہیں تاکہ مرید کا تعلق مع اللہ مضبوط تر ہوں۔ مریدوں کے اصلاح ظاہر و باطن پر خاص توجہ دیتے ہیں۔ مولانا سید عبدالاحد آغا ایک بارعب اور بے باک شخصیت کے مالک ہیں۔ اخلاص، تقویٰ، لہیت اور خدا خونی کا سچا مظہر ہے۔ عقائد، اخلاق و اعمال میں شرع کا پابند، تارک دنیا، راغب آخرت ہے، ظاہر و باطن طاعات پر مداومت رکھتا ہے۔ تعلیم و تلقین میں اپنے شاگردوں و مریدوں پر شفقت رکھتا ہے۔ جو لوگ اس سے بیعت ہیں ان میں اکثر کی حالت باعتبار اتباع شرع و قلت حرص دنیا کے اچھی ہے۔ عوام و

خواص یعنی فہیم دیندار لوگ اس کی طرف زیادہ مائل ہیں۔ اس کی صحبت میں چند بار بیٹھنے سے دنیا کی محبت میں کمی اور حق تعالیٰ کی محبت میں ترقی محسوس ہوتی ہے۔ خود بھی ذکر و مشاغل ہے کیونکہ بدون عمل یا عزم عمل، تعلیم میں برکت نہیں ہوتی اور اپنے شاگردوں و مریدوں کو بھی عبادت و اذکار پر مشغول دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ آپ عوام و خواص میں یکساں مقبول ہیں۔ آپ کی نظر خاطر ہمیشہ غریب و لاچار افراد پر ہی ہوتا ہے۔ آپ اس سلسلے میں کافی شہرت رکھتے ہیں کہ اگر بیک وقت کوئی صاحب حیثیت اور کوئی غریب شخص موجود ہوں تو آپ غریب کو ہی ترجیح دیتے ہیں اور اکثر آپ کے مجلس میں غریب ہی ہوتے ہیں۔ صاحب ثروت کے مجلسوں سے ہمیشہ اجتناب اور غریب و لاچار کے مجلسوں میں بذات خود شرکت فرماتے ہیں۔ مولانا سید عبدالاحد آغا کا دعوت عام اور بات دو ٹوک ہوتی ہے، چاہے کوئی کتنا بڑا شخص ناراض کیوں نہ ہو۔ آپ کی مجلس، دعوت، تقریر، تحریر اور فیصلے صرف اور صرف شریعت محمدی ﷺ اور فقہ حنفیؒ کے مطابق ہوتے ہیں۔ لاخوف علیہم ولاھم بحزنون<sup>4</sup>، کا سچا پیروکار دکھائی دیتا ہے۔ آپ خلاف شریعت امور کو قطعاً برداشت نہیں کرتے اور کھل کر خلاف شریعت امور کا رد اور مخالفت فرماتے ہیں۔ اسی وجہ سے کسی غیر شرعی امر کا مرتکب شخص آپ کا سامنا کرتے ہوئے کتراتا ہے۔

بلوچستان میں اصلاح معاشرہ کے لئے صوفیاء کا بہت بڑا کردار رہا ہے۔ انتقامی بدلوں کے روک تھام، قومی و خاندانی جھگڑوں و خصومتوں کے خاتمے، قتل اور دوسری قومی جھگڑوں میں تصفیے کے لئے بدلے میں عورتوں و بچیوں کی بیانی اور اس جیسے دیگر غیر شرعی و فبیح رسوات کے خاتمے میں بلوچستان کے معتبر علماء و صوفیاء کا خصوصی کردار رہا ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا عبدالاحد آغا بھی انہی فبیح و غیر شرعی رسوم و رواج کے خاتمے، مختلف اقوام و خاندانوں کو جھگڑوں و خصومتوں سے نکال کر باہم شیر و شکر کرنے اور معاشرے میں بھائی چارہ و مثبت اقدار کو فروغ دینے میں ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں اور اس سلسلے میں دیگر علماء و صوفیاء کی طرح آپ کی خدمات کا بلوچستان کے مختلف اقوام معترف ہیں۔

### تعلیمات:

حضرت مولانا سید عبدالاحد آغا کی تعلیمات واضح، آسان فہم اور برائے خاص و عام ہوتے ہیں۔ آپ قرآن کریم، احادیث نبوی ﷺ اور اولیاء اللہ رحمہ اللہ کی تعلیمات بطور مثال بیان فرماتے رہتے ہیں۔ چنانچہ معرفت الہی کے متعلق فرماتے ہیں کہ:



ساتھ قرار ملے گا۔ خواہشات کے ساتھ چلنا کبھی نفس کو سیر نہیں کر سکتا اور نہ منزل تک پہنچا سکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ خودی کا عرفان، ہنر کے تمام مرحلوں کی انتہاء ہے۔ اسی لئے تو علامہ محمد اقبالؒ فرماتے ہیں کہ:

درمسلمانی حرام است این حجاب اے زخودپوشیدہ خود را بازیاب

فاش دیدن خویش را شاہ بنشہی است رمزدین مصطفیٰ دانی کہ چہست

زندگی مرگ است بے دیدار خویش چہست دین؟ دریافتن اسرار خویش

از چہانے برگزیند خویش را۔<sup>10</sup> آن مسلمانے کہ بیند خویش را

اور:

بناخن سینہ کاویدن بیاموز بیابرخویش پیچیدن بیاموز

خودی رافاش تر دیدن بیاموز۔<sup>11</sup> اگر خوابی خدا رافاش بینی

ترجمہ: یعنی جو لوگ اپنی خودی کی پہچان کے لئے کاوشیں بروئے کار لاتے ہیں اور اپنے سینے کو اس محنت سے داغدار کر لیتے ہیں، وہی لوگ حتی الامکان اللہ تعالیٰ کی پہچان بھی کر لیتے ہیں۔ دنیا کے معنی اور حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”دنیا بیاوردے نہ وائی چہ ہفتہ و تاتہ نزدے وی، لغتہ۔ اوپہ عرف کشی دنیا و مطلق ہفتہ حالت نہ وائی چہ تر مرگ کشی وی، اوپہ شریعت کشی نوم دہفتہ خاص حالت دہ چہ مانع وی لہ امور دہ آخرت سخہ، او مجاز آہ پر ہفتہ اموال و امتنع باندی اطلاق کیہ بی چہ ہفتہ اسباب وی دمانعیت د امور د آخرت سخہ۔ جب دنیا د لو لوامر اضو سر دے یعنی کبر و بغض و حسد الخ، علاج و جب دنیا دغہ حدیث دی چہ“،<sup>12</sup>: اکثر و ذکر ہازم اللذات<sup>13</sup>۔

لغت میں دنیا اس کو کہتے ہیں جو آپ کے قریب ہو، اور عرف میں دنیا مطلق اس حالت کو کہتے ہیں جو موت سے پہلے ترجمہ: ہو۔ شریعت میں اس خاص حالت کا نام ہے جو امور آخرت سے مانع ہو۔ مجازاً دنیا کا اطلاق ان متاع و اموال پر ہوتا ہے جو امور آخرت سے مانعیت کے اسباب ہوں۔ جب دنیا تمام امراض یعنی کبر، بغض و حسد وغیرہ کا بنیاد ہے، جب دنیا کا علاج یہ حدیث ہے کہ: موت کو زیادہ یاد کیا کرو کیونکہ موت تمام لذتوں کو ختم کر دیتی ہے۔

طمع و لالچ کے متعلق بیان فرماتے ہیں کہ:

”طامع سڑے ذلیل و خوار وی، قناعت او صبر نہ لری، شاکر و حامد نہ وی۔ کہ چیری دغہ طامع پہ قناعت پوہ سی

ترجمہ: یعنی قناعت و کڑی نوبہ دھر وخت لپارہ معزز وی، سردار دو عالم ﷺ فرمایا کی دی: العز من قنح والذل من طمع۔ او کہ صبر مختارہ کڑی پر طاعات باندی اولہ معصیات راوہ گرز ی نوبہ اللہ جل جلالہ لدہ سہ سو ی پہ اعطاء د انعاما تو سہرہ، او کہ شکر مختارہ کڑی نوبہ اللہ زیات انعامات و رکڑی: ی ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ان اللہ مع الصابریں<sup>14</sup>۔ لئن شکرتکم لآزیدنکم<sup>15</sup> العز فی القناعۃ، والذل فی الطمع<sup>16</sup>: ذلك أن القانع لا يحتاج إلى الناس فلا يزال عزيزاً بينهم، والطماع يذل نفسه من أجل المزيد۔ [خلاصہ دادہ چلی امل لدہ اسبابو سخہ یو سبب دی پارہ دو تورا ولی دزڑہ، هغز انوار چلی وزڑہ تہ پیدا کیہ شی ہغہ پہ دغہ امل و امید سرہ لڑہ سخہ پور تہ کیہ شی]“<sup>17</sup>

ترجمہ: طامع شخص ہمیشہ ذلیل و خوار ہوتا ہے، قانع و صابر اور شاکر و حامد نہیں ہوتا۔ اگر طامع قناعت کو سمجھ جائے یعنی قناعت اپنائے تو ہمیشہ کے لئے معزز ہو سکے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جس نے قناعت اختیار کی وہ معزز بنا اور جس نے طمع اپنائی وہ ذلیل ہوگا۔ اگر طاعات پر صبر اختیار کرے اور گناہوں سے بچ جائے تو اللہ تعالیٰ انعامات کے اعطاء کے ساتھ ان کے ساتھ ہونگے، اور اگر شکر اپنائے تو اللہ تعالیٰ مزید انعامات عطا فرمائیں گے۔ ارشاد بانی ہے کہ: اے ایمان والو صبر اور نماز کے ساتھ اللہ سے مدد مانگو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اگر تم شکر کرو گے تو میں اور زیادہ دوں گا۔ قناعت میں عزت اور طمع میں ذلالت ہے۔ یہ اس لئے کہ قانع شخص لوگوں کا محتاج نہیں ہوتا اس لئے ہمیشہ لوگوں میں معزز رہتا ہے اور طمع و لالچ والا مزید چاہنے کی وجہ سے اپنے آپ کو ذلیل کر دیتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ امل (طمع و لالچ) دل کو سیاہ کرنے کے اسباب میں سے ایک سبب ہے، وہ انوار الہی جو دل میں پیدا ہوتے ہیں وہ اس طمع کے سبب اٹھ جاتے ہیں۔

مولانا سید عبدالاحد آغا انتہائی شفیق و ملنسار شخصیت کے حامل ہیں۔ شرعی امور کے علاوہ کبھی بھی غصہ نہیں کرتے اور وعظ و نصیحت کے علاوہ اپنے مجالس میں بھی بار بار یہ تذکرہ کرتے ہیں کہ بے جا غصہ سے اجتناب کریں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

”اول خود الازمہ وہ چچی انسان بہ غصہ نہ کوئی: ان رجلاً قال للنبي ﷺ اوصني قال لا تغضب فردد مراراً قال لا تغضب<sup>18</sup> او کہ چیری غصہ و کڑی (ز کہ چچی غصہ خو غیر اختیار دی وہ) بیابہ سوچ کوئی پدغہ وخت دغصہ کشی بہ بدلہ نہ اغلی۔ فرضا کہ تر حد شرعی انسان تیری سی، یعنی ظلم زنی وہ سی بیابہ معافی اغلی، او پدغہ بہ اعوذ باللہ وائی۔ داد زیکانو خلقو کار دی چچی غصہ بہ ضبط کوئی او تر تقصیر اتو بہ تیری شی او دخدائی نیکان خلق محبوب دی،“<sup>19</sup>

وَكَاطِئِينَ الْغَيْصِ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ<sup>20</sup>۔

پہلے تو انسان پر لازم ہے کہ غصہ نہ کرے اور اگر کبھی غصہ ہو بھی جائے کیونکہ غصہ تو غیر اختیاری چیز ہے تو پھر غصے کی حالت میں سوچ بچار سے کام لے، اس وقت کسی سے بدلہ نہ لے۔ اگر کبھی انسان حد شرعی پار کرے یعنی اس سے ظلم ہو جائے تو اسے مظلوم سے معافی یعنی چاہیئے اور زبان سے اعوذ باللہ پڑھے نیک لوگ غصے کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کے تقصیرات وغیرہ سے درگزر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بھی ایسے نیک اور احسان کرنے والے لوگ پسند ہیں۔

جھوٹ اور جھوٹے شخص سے آپ کو سخت نفرت ہے، جھوٹ کے متعلق آپ فرماتے ہیں کہ:

”دیو سڑی خبرہ چچی متکلم را نقل کوئی او پدغہ خبرہ کشی متکلم تحقیق و بیان نہ وی کڑی، بے ثبوتہ دخبری بیان کوئی ودی بیان نہ دروغ وائی، اوداؤر یہ گناہہ چچی پوسڑے بے علمہ دبل چاخبرہ بیانہ وی۔ کفنی بالمراء کذباً ان یحدث بكل ماسمع۔<sup>21</sup> پروردگار عالم فرمایلی دی چچی لہ دروغ و غصہ لری سی، دروغ و ایاست۔ واجتنبوا قول الزور۔<sup>22</sup> دروغ او فخور پو شی دی یعنی کاذب سڑے او فاجر سڑے دواڑہ یوحکم لری، چچی دوی دواڑہ بہ پدغہ کشی وی۔ درے وارہ چچی پوسڑے شہادت پدروانو و رکڑی، نودرواغ ددغہ سڑے لہ شرک سرہ برابر دی:

دروغ آدمی را کند بے وقار<sup>23</sup> دروغ آدمی را کند شر مسار

خلاصہ داچی دروغ ن سڑے بہ ہمیشہ ذلیل او خوار وی، شر مندہ بہ وی او پدغہ سڑی بہ باور نہ کوئی۔“<sup>24</sup>

جب متکلم کسی شخص کی بات بغیر تحقیق و بیان کے نقل کرے، بلا ثبوت کسی بات کو بیان کر رہا ہو تو اسے جھوٹ کہا جاتا ترجمہ: ہے۔ اور یہ بہت بڑی گناہ ہے کہ کسی کی بات بلا تحقیق بیان کی جائے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ: کسی شخص کے جھوٹا ہونے



ہم نے زمین کو پھیلا یا، اُس میں پہاڑ جمائے، اس میں ہر نوع کی نباتات ٹھیک ٹھیک نپ تلی مقدار کے ساتھ اگائی، اور اس ترجمہ: میں معیشت کے اسباب فراہم کیے، تمہارے لیے بھی اور اُن بہت سی مخلوقات کے لیے بھی جن کے رازق تم نہیں ہو۔ کوئی چیز ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں، اور جس چیز کو بھی ہم نازل کرتے ہیں ایک مقرر مقدار میں نازل کرتے ہیں۔

راستے کا متعین اور واضح ہونا، متوازن رفتار اور مہذب رویہ، متصوفانہ وسادات مندانہ زندگی کے اصولوں میں سے اور دین اسلام میں معاملات کی بنیادوں میں سے ہے۔ کامل ایمان والا مومن وہ ہے جو سب سے اچھے اخلاق والا ہے، اعتدال، توازن اور نظم و ضبط سب کچھ انسانی شخصیت میں راسخ اخلاق و عادات سے منعکس ہوتا ہے۔ جو اس کے اخلاق و اعمال کو حق کے موافق، برائی سے دور اور احساسات کا لحاظ کرنے والا بناتی ہیں۔ یعنی حقوق کی ادائیگی کا ہمیشہ خیال اور حقوق و فرائض میں توازن و اعتدال کرنے والا بنا دیتی ہے۔ منظم معاملات تصحیح سوچ زندگی کا ذائقہ شیریں کر دیتی ہے اور اللہ کے حکم سے ایسے بوجھل خیالات سے بھی بچتی ہے جو عقل، صحت اور مال کے لیے وبال بن جائیں۔ گہرے احساسات، بلند ارادے جن کی قیادت غیر متزلزل، سچا عزم اور استقامت کے ہاتھ میں ہو، امیدیں قوت سے نہیں بلکہ عزیمت اور استقامت سے اور اچھے آداب سے پوری ہوتی ہیں۔ مستقل مزاج مسلمان اپنی زندگی میں محنت کرنے والا اور اپنے کاموں کو منظم کرنے والا ہوتا ہے وہ اپنے وقت کے ہر لمحے کو کارآمد سمجھتا ہے اور اپنے ہر کام کا مقصد مقرر کر لیتا ہے اس کا کوئی لمحہ ضائع اور زندگی کی کوئی ساعت فضول نہیں ہوتی۔ وہ اہم اور غیر اہم چیزوں میں ترجیح پیدا کرتا ہے، اسلام کے فرائض، احکام اور آداب ہیں جو مسلمان کو اس کی پوری زندگی میں نظم و ضبط کی ضرورت اور آداب کی طرف متنبہ کرتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ سفر اور صحبت کے آداب کے متعلق اپنے نبی محمد ﷺ کی تعلیمات کو یاد کرو، آپ ﷺ نے فرمایا:

اذا كان ثلاثة في سفر فليؤمروا احدهم

ترجمہ: جب تین شخص سفر میں نکلیں تو ایک کو اپنا امیر بنالیں۔

عمر ابو ثعلبہ الحبشی سے روایت ہے کہ

كان الناس اذا نزل رسول الله ﷺ منزلاً تفرقوا في الشعاب والادوية ، فقال رسول الله ﷺ ان تفرقكم في هذه الشعاب والادوية انما ذالك من الشيطان. فلم ينزل بعد ذالك منزلاً الا انضم بعضهم الى بعض حتى يقال لوبسط عليهم ثوب لعمهم - 28

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ جب کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو لوگ گھاٹیوں اور وادیوں میں منتشر ہو جاتے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان گھاٹیوں اور وادیوں میں تمہارا منتشر ہونا شیطان کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد جب بھی کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھتے حتیٰ کہ اگر ان پر کپڑا پھیلا یا جائے تو سب پر آجائے۔

مہذب لوگ عمدہ الفاظ کا انتخاب کرتے ہیں، مناسب وقت اور موزوں طرز عمل اختیار کرتے ہیں، بلند ذوق رکھنے والے جھگڑے اور غصے کی شدت کو ختم کر دیتے ہیں، نامناسب اقوال اور برے افعال سے نفرت کرتے ہیں، خشک مزاجی، درشتی اور سختی سے اجتناب کرتے ہیں۔ جس شخص میں توازن نہ ہو اور وہ افراط و تفریط کا شکار ہو تو اس کا نفس سخت، طبیعت خشک اور اس شخص کے لیے جس کے ارد گرد تھکاوٹ اور فضولیات ہیں، وہ عبادات کا خیال نہیں رکھتا اور نہ لغزشوں سے بچتا ہے، اپنے کلام سے دوسروں کو تکلیف اور اپنی نظر سے زخم لگاتا ہے۔ تہذیب سے ناآشنائی، برے طرز عمل، ناقص تدبیر، انجام سے بے پروائی وقت گزرنے کے بعد شرمندگی کی طرف لے جاتی ہے۔ غیر متوازن شخص کا کوئی ہدف مقرر اور کوئی کام سوچا سمجھا نہیں ہوتا۔ وہ ہر کام جلد بازی سے کرتا ہے لیکن پورا نہیں کرتا، اس کے وعدے ناقابل اعتبار ہوتے ہیں، وہ کام کی ابتدا کرتا ہے لیکن اسے پایہ تکمیل تک نہیں پہنچاتا۔ دوسروں کے کاموں میں بہت زیادہ مداخلت کرتا ہے، اس کی حالت افراطی اور اضطراب کی ہوتی ہے، وہ اپنی قوتوں کو رائیگاں، اپنے اوقات کو ضائع اور اپنی کوششوں کو منتشر کر لیتا ہے۔ تاخیر اور تردد کے درمیان وہ اپنی عمر ضائع کر لیتا ہے، فضول کاموں میں اپنا وقت ضائع کرتا ہے۔ ایسے بے کار لوگوں کا رویہ عام طور پر رد عمل پر مبنی ہوتا ہے یا بغیر غور و فکر کے تقلید پر۔ یہ ہوا کے رخ پر چلتے ہیں، اگر لوگ برائی کریں تو یہ ان سے الگ رہنے کی طاقت نہیں رکھتے، فضول لڑائی جھگڑے اور توہنکار میں لگے رہتے ہیں۔ بے جا تنقید ان کا مشغلہ ہوتا ہے، نیک عزائم سے محروم لیکن غلبہ کے لیے نعرہ زن رہتے ہیں، ان کی زبانوں، قلموں اور ان کے مکالمات میں جو کچھ ہوتا ہے ان کے لیے موجب ہلاکت ہے۔ جس نے بغیر کسی سبب کے کسی سے قطع تعلق کر لیا، عنقریب وہ بغیر کسی سبب کے راضی ہوگا، مسلمان بلندی کی منزلوں کو اچھے اخلاق سے ہی فروغ دے سکتا ہے اور موقوف ہے کہ آدمی کی خوبیوں بڑوں کے ساتھ معاملہ میں واضح نہیں ہوتی بلکہ اس کی فضیلت اپنے سے کم تر کے ساتھ رویہ میں واضح ہوتی ہے۔ ایسے ہی شرافت، اچھا اخلاق اور بلند ذوق واضح ہو جاتا ہے۔

## خلاصۃ البحث:

بلوچستان میں اسلامی تعلیمات کی اشاعت، خلق خدا کو تعلیمات نبوی ﷺ سے آراستہ کرنے اور ان کی روحانی آبیاری کے لئے علماء و صوفیائے کرام نے شبانہ روز محنت کی ہے۔ ان باصفا ہستیوں کے روحانی اثرات سے اہل بلوچستان نے کما حقہ اکتساب فیض حاصل کیا ہے۔ معاشرتی اصلاح میں صوفیاء و خانقاہوں کا ایک اہم کردار ہے جنہوں نے جہالت، توہم پرستی، ضعیف الاعتقادی اور قبیح رسوم کا خاتمہ کیا۔ ان کے تعلیمات کے اثر سے غیر شرعی رسوم کا چلن خاصاً کم ہو چکا ہے، علم کی روشنی اور شعور آگیا پروان چڑھا ہے۔ قبائلی جھگڑوں اور خاندانی دشمنیوں کی بجائے بھائی چارہ اور اخوت کے جذبات نے جگہ لی ہے۔ جاہلادیبی مدارس قائم ہیں۔ تبلیغی و فواد اور جماعتیں بلوچستان کی دور افتادہ، سنگلاخ اور بے آب و گیاہ علاقوں تک پھیل چکے ہیں۔ تاہم قبائل اقدار و روایات جو غالباً کسی حد تک ایک قبائلی معاشرے کی ضرورت ہیں، اب بھی باقی ہیں، لیکن ان میں زیادہ تر ایسی ہیں جو شریعت کے منافی نہیں اور جو منافی ہیں تو ان کی شدت میں کمی آتی جا رہی ہے۔ غرضیکہ بلوچستان میں جو مسائل انتظامی ادارے، عدالتیں اور حکمران ختم نہیں کر سکتے وہ ان شیوخ، علماء و صوفیاء کرام اور درویشوں کے فیوضات سے حل ہو جاتے ہیں۔ انہی خدمات میں حضرت مولانا سید عبدالاحد آغا کا ایک وسیع حصہ اور حلقہ وجود رکھتا ہے اور لوگ فیض یاب ہوتے رہے ہیں۔

## حواشی و حوالہ جات

<sup>1</sup> محمد عبداللہ شاہ، تذکرہ سادات، کوئٹہ، مکتبہ سید خلیل، 2009ء، ص 98

<sup>2</sup> بالمشافہ ملاقات میں تفصیل بتایا گیا ہے۔

<sup>3</sup> خانقاہ یعقوبیہ کا نسبت حضرت مولانا سید عبدالاحد آغا کے جد امجد اور سلسلہ نقشبندیہ کے نامور شیخ حضرت مولانا محمد یعقوب چرخی کی طرف ہے۔

<sup>4</sup> القرآن: یونس 62:10

<sup>5</sup> القرآن: الاسراء 70:17

<sup>6</sup> القرآن: لذاریات 56:15

<sup>7</sup> اہر وی القاری، نور الدین علی بن سلطان محمد، المصنوع فی معرفۃ الاحادیث الموضوع، مکتبۃ المطبوعات الاسلامیہ، بیروت، 1426ھ، ص 141

<sup>8</sup> آغا، مولانا سید عبدالاحد، خطبات تصوف، کوئٹہ، جامعہ راحت القلوب و خانقاہ یعقوبیہ، 2010ء، ص 21

<sup>9</sup> اہر وی القاری، نور الدین علی بن سلطان محمد، المصنوع فی معرفۃ الاحادیث الموضوع، ص 189

<sup>10</sup> اقبال، علامہ محمد، پس چہ باید کرد، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، سن، ص 854

<sup>11</sup> اقبال، علامہ محمد، ارمان حجاز، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، سن، ص 991

<sup>12</sup> آغا، مولانا سید عبدالاحد، خطبات تصوف، ص 22

- <sup>13</sup> ترمذی، محمد بن عیسیٰ بن سورہ، الجامع للترمذی/الجامع المختصر من السنن عن رسول اللہ ﷺ و معرفۃ الصحیح والمعلول وما علیہ العمل، مکتبہ علوم اسلامیہ، چمن، 1425ھ، ابواب الزہد، باب ماجاء فی ذکر الموت، ج 2، ص 57
- <sup>14</sup> القرآن: البقرہ 2: 153
- <sup>15</sup> القرآن: ابراہیم 14: 7
- <sup>16</sup> الغزالی الطوسی، ابو حامد محمد بن محمد، اجیاء علوم الدین، مطبعہ المیندی، مصر، 1331ھ، ج 4، ص 212
- <sup>17</sup> آغا، مولانا سید عبدالاحد، خطبات تصوف، ص 22
- <sup>18</sup> انصاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح للبحاری/الجامع المسند المختصر من امور رسول اللہ ﷺ و سننہ وایامہ، کراچی، قدیمی کتب خانہ، کتاب الادب، باب النذر من الغضب، ج 2، ص 903
- <sup>19</sup> آغا، مولانا سید عبدالاحد، خطبات تصوف، ص 25
- <sup>20</sup> القرآن: آل عمران 3: 134
- <sup>21</sup> القشیری، ابو الحسن مسلم ابن الحجاج، الجامع الصحیح للمسلم/المسند الصحیح المختصر من السنن من نقل العدل عن العدل عن رسول اللہ ﷺ، کراچی، قدیمی کتب خانہ، 1375ھ، مقدمہ، باب النسخ عن الحدیث، بكل ما سمع، ج 1، ص 8
- <sup>22</sup> حج 22: 30
- <sup>23</sup> سعدی شیرازی، مصلح الدین مشرف بن عبداللہ، حج، مکتبہ ماجدیہ، کوئٹہ، 1401ھ، کریم، باب در ذمت کذب، ص 13
- <sup>24</sup> آغا، مولانا سید عبدالاحد، خطبات تصوف، ص 26
- <sup>25</sup> القرآن: ہود 11: 105
- <sup>26</sup> القرآن: الحجر 15: 19-20
- <sup>27</sup> السبستانی، ابی داؤد سلیمان بن اشعث، السنن لابی داؤد، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، کتاب الجہاد، باب فی القوم یسافرون یومرون، ج 1، ص 375
- <sup>28</sup> ایضاً، کتاب الجہاد، باب ما یؤمر من انقام العسکر و سعتہ، ج 1، ص 377